روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 30 دسمبر 2008ء یکم محرم 1430 ہجری 30 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 293

دعا سے کھانے میں اضافہ

جنگ خندق کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی بھوک کی وجہ سے کمزوری کا خیال کر کے حضرت طلحہؓ اورام سلیمؓ نے آنحضرتؐ کے لئے کھانے کا اہتمام کیا۔ ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی اور تھوڑے سے جو پیس کر آٹا گوندھ لیا۔ اور عرض کی کہ آنحضرتؐ کے ساتھ چند آدمی آ جائیں۔ مگر آنحضرتؐ نے سب مہاجرین اور انصار کو چلنے کا ارشاد فرمایا۔ آنحضرتؐ نے دعا کی اور خود روٹی پر گوشت ڈال کر دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سارے لوگ سیر ہو گئے جو ایک ہزار کے قریب تھے۔ اور ہنڈیا اور آٹا اسی طرح بھرپور تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی - غزوہ الخندق حدیث نمبر 3793)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے، تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

غرض اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا۔ اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (۔) خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (۔) ناز کرنا چاہئے۔ ....

پھر دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 206)

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2008ء

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام مرکزی امتحانات بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا امتحان سہ ماہی چہارم جس میں حضرت مصلح موعود کی دو کتب ''نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر اور خلافت...... شامل تھیں منعقد کیا گیا جس میں پاکستان بھر سے 696 مجالس کے 10779 انصار نے شمولیت کی اور 302 انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ اے حاصل کر کے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اعزاز حاصل کرنے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔

اول۔ مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس لاہور

دوم۔ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب عزیز آباد کراچی

سوم۔ 1 مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

2۔ مکرم عبدالسلام ارشد صاحب چھاؤنی لاہور

3۔ مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب چھاؤنی لاہور

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

1۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ

2۔ مکرم عظمت شہزاد صاحب فضل عمر فیصل آباد

3۔ مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب گلشن اقبال غربی کراچی

4۔ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ

5۔ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں ضلع گجرات

6۔ مکرم سید نوید احمد صاحب بخاری سمن آباد لاہور

(باقی صفحہ 16 پر)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی ہالینڈ کی انجیو پلاسٹی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

خلافت جوبلی مشاعرہ

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مورخہ 4 دسمبر 2008ء کو رات آٹھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام ایوان محمود میں محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کی زیر صدارت خلافت جوبلی مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے بعد احمدی شعراء نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔ اس کا انتخاب ہدیہ قارئین ہے۔

مکرم ناصر احمد سید صاحب۔ لاہور

اے میرے نور کے پیکر اے حضرت مسرور
خدا نے آپ کو یکتا کیا ہر ایک فن میں

وہ انتخاب وقت تھا وہی منتخب ہوا
سلطان تھا قلم کا وہ اور تھا وہی حکم
بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
یہ ہے میرے مسیح کا ایمان محترم

ہم اہل درد ہیں اہل وفا ہیں
ہمارا جرم ہے سچوں کی بیعت
محبت ہم سے ہی منسوب ہو گی
کرو گے ہم سے تم جتنی بھی نفرت

چل رہی ہیں ہوائیں تیز مگر
جل رہا ہے دیا خلافت کا
ہم تو مر جائیں ایک لمحے میں
گر نہ ہو آسرا خلافت کا

مکرم عارف ثاقب صاحب۔ لاہور

تمام راستے تاریک تجھ سے دوری میں
تمام راستے روشن تمہاری چاہ میں ہیں
بس اک اشارہ ابرو کے منتظر ہیں ہم
بہت سے حوصلے باقی تیری سپاہ میں ہیں
وہ نقش اول و ثانی و ثالث و رابع
وہ نقش خامسہ ہو سب ہماری راہ میں ہیں

اس کے بعد **محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ** کی نظم ترنم سے پیش کی گئی۔

ایک کنواں میٹھے پانی کا برگد کی چھاؤں میں تھا
پنگھٹ پہ سکھیوں کا جھرمٹ ایک حسین گاؤں میں تھا
کچھ پنچھی اڑ کر پہنچے اور پانی پی کر پیاس بجھائی
کچھ مجبور تھے اڑ نہ سکے پیچھے مشکل تھی آگے کھائی

رو رو کر حال سنا دینا کہہ دینا ہم رنجور نہیں
ہم اور کوئی دن جی لیں گے اب اتنے بھی مجبور نہیں

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب۔ لاہور

زہے قسمت کہ دیکھا ہے تجھے قریب آ کر
مگر آگے بہت لمبی مسافت ہے میرے آقا
اگر تیرا اشارہ ہو تن من دھن لٹا دوں سب
مرا مقصد تو بس تیری اطاعت ہے میرے آقا

لبوں پہ گنگنا رہے ہیں حرف تیرے نام کو
ابھی نہیں ہے مہلت سخن مرے کلام کو
تیری جھلک ہی دیکھ کر میں اپنے آپ میں نہیں
زمین پر کھڑا ہوا میں چھو رہا ہوں بام کو

پیکر تیرا تراش کر آئینہ کر دیا
آواز میں تری ہے فرشتوں کی آگہی
خوشبو کہاں سے آئی کہ حیراں ہوا چمن
نکہت تیرے وجود میں گلشن میں آگہی

سو جان سے نثار میں اس دل نواز پر
اس مہرباں کا پیار سے اس دل کو دیکھنا
ہم سے وفور شوق سے آنکھیں نہ کھل سکیں
دیکھا نہ جائے مرشد کامل کو دیکھنا

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

خلافت کی ضو میں بسر کر رہے ہیں
درخشندہ شام و سحر کر رہے ہیں
یہ اس چاند کی مہربانی ہے ہم پر
کہ ہم چاندنی میں سفر کر رہے ہیں
یہ ہے پانچ دیپوں کی لو کا تسلسل
چراغاں جو ہم بام پر کر رہے ہیں

یہ میرا زندہ و پائندہ خواب سامنے ہے
میں خوشبو دیکھ رہا ہوں گلاب سامنے ہے
اسی لئے تو کبھی ہم پہ رات ہوتی نہیں
کہ خوش نصیب ہیں اور آفتاب سامنے ہے

جس میں نور کی بارش بھی ہے آسمان کا پانی بھی
اس بادل کے سائے سائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں
ایک اسی کو اپنا کہیں سب ورنہ تو اس دنیا میں
کچھ کے اپنے کچھ کے پرائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

مکرم رشید قیصرانی صاحب کی نظم ترنم سے سنائی گئی۔

وہ نامہ بر تھا نور کا نامہ لئے ہوئے
ہم نے دل و نظر میں اجالا سجا لیا

نفرت کے ہر شجر کی جڑیں کانپنے لگیں
تیری محبتوں کا علم لے کے جب چلے

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب۔ لاہور

ساری دنیا کو تفاخر سے بتانا رشتہ
توڑ سکتا نہیں مہدی سے زمانہ رشتہ
چار پشتوں سے تعلق ہے مگر حسرت ہے
کاش ہوتا اس سے بھی پرانا رشتہ

یہ برکات خلافت کے ثمر ہیں
جو ہم جیسے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں
وہ میرے پاس بیٹھے تو لگا کہ
زمیں پر آسماں بیٹھے ہوئے ہیں

ان کی محفل میں بہت تھے قامت قیامت
وہ فقیروں سے بھی تھے ہاتھ ملاتے جاتے

مکرم صابر ظفر صاحب۔ کراچی

کلام کرتا تھا جس ڈھب سے پیشوا تیرا
خدا گواہ تیرا عشق ہوبہو بولے
حضور آخری سجدہ ہے اور آپ کا دھیان
سعید و یوسف و منان با وضو بولے

میں ظفر رکوع و سجود سے
ہوں قریب اصل وجود سے

وہ نماز عشق جو فرض ہے
وہ بندگی میرا عشق ہے

محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی۔ ربوہ

یہ جو صحرا میں گل کھلے ہیں میاں
گل نہیں ہیں یہ معجزے ہیں میاں
سب گزرتے ہیں کوئے جاناں سے
عشق کے جتنے راستے ہیں میاں
گالیاں سن کے دے رہے ہیں دعا
ہم فقیروں کے حوصلے ہیں میاں

تو اپنے عہد کا مسند نشیں ہے
تو سچا تو سُچا ہے حسیں ہے
زمانے میں کہاں تجھ سا حسیں ہے
نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہے

میر محفل کے کلام کے بعد مشاعرہ کا اختتام دعا سے ہوا۔ (ایم آر طاہرؔ)

خلافت بطور جُنّۃ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

ہم اس پناہ کے نیچے تھے اب اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے لئے بطور پناہ کے مقرر کیا ہے اور اس میں میری کوئی خوبی نہیں جب اس نے کہا کہ میں تجھے جُنّۃ بناتا ہوں جماعت کے لئے تو ساتھ یہ بھی واضح کیا کہ جُنّۃ بننے کے لئے جس قسم کی طاقتیں تجھے چاہئیں ہوں وہ میری طرف سے عطا کی جائیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام ان کمزور انسانوں کی طرح نہیں ہوتے یا ان پاگلوں کی طرح جو بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ ”جا، اسان تینوں بادشاہ بنایا“ ان میں نہ کوئی بات ہوتی ہے اور نہ کوئی بادشاہ بنانے کی طاقت ہوتی ہے اس شخص میں نہ بادشاہ بنا سکتا ہے نہ کچھ دے سکتا ہے لیکن جب ہمارا ربّ کسی کو کسی مقام پر کھڑا کرتا ہے تو وہ تمام چیزیں اسے دیتا ہے جو اس مقام کو چاہئیں ہوں۔ تو آج بطور جُنّۃ کے بطور ڈھال کے میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ کو شیطانی وساوس سے بچاؤں۔

(خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 136)

مکرم بشیر حسین تنویر صاحب نائب ناظم اشاعت علاقہ فیصل آباد

ایک روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مجلس انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سالانہ ایک روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 23 نومبر 2008ء کو بیت الذکر گوجرہ میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ”رسالہ الوصیت“ اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال میں سالانہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے دعا کے ساتھ اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد علمی ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت نظم اور تقریر کے مقابلوں میں جوش وخروش سے حصہ لیا تقریری مقابلہ میں خلافت کے عنوان کو مدنظر رکھا گیا۔

ورزشی مقابلوں میں کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا اور رسہ کشی کے مقابلے کافی دلچسپ رہے۔

نماز ظہر وعصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی نمائندہ محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کی۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم ملک سجاد اکبر صاحب نائب ناظم تربیت علاقہ فیصل آباد، مکرم بشیر حسین تنویر صاحب نائب ناظم عمومی و اشاعت نے خلافت اور خلفائے احمدیت اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تحریکات خلافت اور وقف عارضی کے موضوع پر تقاریر کیں ۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عنایت اللہ اٹھوال صاحب ناظم ضلع نے تربیتی پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ محترم صدر اجلاس نے علمی اور ورزشی مقابلوں کے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس موقعہ پر اچھی کارکردگی کرنے والے عہدیداران کو بھی انعامات دیئے گئے اور چک نمبر 295 گ۔ب بیریانوالہ کے ہونہار طالب علم عزیزم محمد عادل افضل جس نے پنجاب بھر میں میٹرک میں اول پوزیشن حاصل کی تھی کو محترم امیر صاحب کی طرف سے روحانی خزائن کا سیٹ اور محترم ناظم صاحب ضلع کی طرف تفسیر کبیر کا سیٹ بطور انعام دیا گیا۔

مہمان خصوصی نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کا ذکر فرمایا۔ اختتامی دعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس اجتماع میں 34 مجالس میں سے 29 مجالس کی نمائندگی 163 انصار، 18 خدام اور 19 اطفال نے کی ان کے علاوہ فیصل آباد سے 6 اور مرکز سے 4 مہمان تھے اس طرح کل حاضری 206 تھی۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

اجتماع مجلس انصاراللہ بیلجیئم میں حضور انور کی شمولیت، خطاب اور لندن واپسی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 اکتوبر 2008ء

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت خدیجہ برلن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق برلن (جرمنی) سے برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت مردوخواتین بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہو چکے تھے۔ قریباً سوا نو بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ کی بالکونی میں تشریف لائے اور اپنے ویڈیو کیمرہ سے بیت کے خوبصورت مناظر کی ویڈیو بنائی۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے پُر جوش نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان عشاق کی بھی ویڈیو بنائی۔ پھر حضور انور ازراہ شفقت بالکونی کے اس حصہ کی طرف تشریف لائے جہاں نیچے خواتین کھڑی تھیں۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے الوداعی نغمات پیش کئے۔ احباب اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے اور حضور انور کا کیمرہ ان الوداعی لمحات کو محفوظ کر رہا تھا۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس موقع پر موجود بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی اور قافلہ برلن (Berlin) سے برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانہ ہوا۔ برلن سے برسلز کا فاصلہ 800 کلومیٹر ہے قریباً سوا دو گھنٹے میں 287 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک پٹرول سٹیشن "Lehrter See" کے مقام پر کچھ دیر کے لئے قافلہ رکا۔ پھر آگے سفر جاری رہا اور مجموعی طور پر 534 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد "Resser Mark" کے مقام پر مین ہائی وے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رکا۔ یہاں تک کے سفر کے دوران ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی میں حضور انور کی خدمت میں اپنی ڈاک پیش کر کے ساتھ ساتھ ہدایات حاصل کیں۔

برلن سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مربی انچارج جرمنی، صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اور خدام کی دو گاڑیاں پروگرام کے مطابق اس مقام تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ دوسری طرف امیر صاحب بیلجیئم اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی خدام کی ٹیم اور دو گاڑیوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے یہاں پہنچے تھے۔ اڑھائی بجے دوپہر کے کھانے کے بعد جرمنی سے آنے والے احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جرمنی واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور بیلجیئم سے آنے والی گاڑیاں قافلہ کو لے کر برسلز کے لئے روانہ ہوئیں۔ یہاں سے برسلز (Brussel) کا فاصلہ 266 کلومیٹر ہے۔

پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کی ادائیگی برسلز کے مشن ہاؤس بیت السلام میں ہونی تھی۔ لیکن راستہ میں بہت زیادہ رش اور بعض سڑکیں بند ہونے کی وجہ سے روٹ میں تبدیلی کی بناء پر تاخیر ہوتی جا رہی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ کہ راستہ میں کسی جگہ رک کر نمازیں ادا کی جائیں۔ چنانچہ چھ بجے کے قریب شہر Halle میں ایک مقام پر رک کر زیر تعمیر وزیر مرمت چائنیز ہوٹل کے بیرونی حصہ میں نمازیں ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور ساڑھے چھ بجے Wynejem کے علاقے میں ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رُکے۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشن ہاؤس برسلز ''بیت السلام'' میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں بیلجیئم کی تمام جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے پُر جوش انداز میں استقبال کیا۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور بیلجیئم کا قومی پرچم لہراتے ہوئے خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ مشن ہاؤس اور اس کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ رنگ برنگے روشن قمقموں نے اس کا حسن دوبالا کر دیا تھا۔ جہاں یہ سارا علاقہ خوبصورت روشنیوں کے ساتھ جگمگا رہا تھا وہاں پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتہائی مبارک اور بابرکت آمد کے ساتھ ہر مرد وعورت اور بچے بوڑھے اور جوانوں کے دل بھی روشن تھے اور خوشی ومسرت کے ساتھ معمور تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو حضور انور کی آمد پر گیت پیش کر رہی تھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اجتماع مجلس انصاراللہ بیلجیئم

مجلس انصاراللہ بیلجیئم کے سالانہ اجتماع کا پروگرام صبح سے جاری تھا۔ اس اجتماع کے انعقاد کے لئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 16 بچوں اور 7 بچیوں سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

19 اکتوبر 2008ء

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر پر مارکی نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ احباب جماعت کی بڑی تعداد نے رات مشن ہاؤس میں گزاری تا کہ حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی جائے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

صبح دس بجے برسلز میں انڈین ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے موصوف نے حضور انور کے دفتر میں، حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات سوا دس بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں برسلز میں مقیم سیرالیون کے ایمبیسیڈر نے مشن ہاؤس آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف سیرالیون میں ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کے طالب علم رہے ہیں اور ملک میں جماعت کی مختلف میدانوں میں خدمات اور جماعت کی ترقیات سے خوب واقف ہیں۔

ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

اجتماع میں حضور انور کی شمولیت

آج مجلس انصاراللہ بیلجیئم کے اجتماع کا آخری دن تھا۔ مجلس انصاراللہ بیلجیئم کا سالانہ اجتماع اپنے شیڈول کے مطابق 24، 25 مئی 2008ء کو منعقد ہونا تھا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے ملتوی ہوتا رہا اور بالآخر 18-19 اکتوبر 2008ء کو ہونا قرار پایا۔ ان لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضور انور اپنے دورہ فرانس، ہالینڈ اور جرمنی کے دوران برلن سے واپسی پر ایک روز بیلجیئم میں بھی قیام فرمائیں گے۔ دورہ کا پروگرام ترتیب دیتے ہوئے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/اکتوبر بروز ہفتہ برلن سے واپسی پر رات بیلجیئم میں قیام کا ارادہ فرمایا۔ تو اگلا روز ان کے اجتماع کا اختتامی دن تھا۔ صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے حضور انور کی خدمت میں اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شرکت کی درخواست کی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کے اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو احباب جماعت نے ولولہ انگیز نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کی بیلجیئم آمد کی وجہ سے ساری جماعت ہی اکٹھی ہو گئی تھی۔ انصاراللہ کے علاوہ خدام اور اطفال بھی بڑی تعداد میں موجود تھے اور لجنہ بھی بڑی تعداد میں موجود تھی۔ جماعت کا ہر فرد مرد و خواتین اور چھوٹے بڑے حضور انور کی بابرکت آمد سے فیض پا رہے تھے۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اعظم بھاگٹ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم منور احمد بھٹی صاحب نے پیش کیا بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام ''حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' سے منتخب اشعار مکرم طارق حسین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب مجلس انصاراللہ کو ہدایت فرمائی کہ ''انصاراللہ کا عہد'' میز پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ پھر حضور انصاراللہ کا عہد دہرایا۔

خطاب حضور انور

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں انصار اللہ کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اتفاق سے ان دنوں میں میرا جرمنی جانے کا پروگرام تھا۔ صدر صاحب نے درخواست کی واپسی پر اس اجتماع میں شامل ہو جاؤں تو اس طرح اتفاقاً پروگرام بن گیا۔ اس جوبلی کے سال ہر جماعت کی خواہش ہے کہ ان کے جلسوں میں، میں شامل ہوں لیکن ہر جگہ جانا ممکن نہیں ہے۔ بہرحال بیلجیئم کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے انصار اللہ کے اجتماع میں کافی تعداد میں دوسرے بھی آئے ہوئے ہیں تو اس لحاظ سے اس اجتماع میں شمولیت اس سال کے حوالے سے ہوگئی ہے اور بیلجیئم کی بھی نمائندگی ان ملکوں میں ہوگئی جن میں جانے کا میرا پروگرام بنا ہے۔ بیلجیئم بھی ان میں شامل ہو گیا جہاں اس سال کے حوالے سے اجتماع یا جلسے میں شامل ہوا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا یہ سال جو خلافت جوبلی کا سال ہے اس میں ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خوشی منا لینا، جوبلی منا لینا یہ تو دنیا داروں کی طرح ہمارا مقصد نہیں۔ اگر اس سال سے صحیح استفادہ کرنا ہے تو پھر اس روح کو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے یہ جوبلی منائی جارہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے 27 مئی کے جلسے میں ایک عہد بھی لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا اور خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے آخر دم تک کوشش کرنی ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا ابھی آپ نے ایک عہد کیا احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ اپنے بچوں میں بھی یہ روح پھونکنے کی کوشش کروں گا تو یہ عہد جو ہے اس کو معمولی عہد نہ سمجھیں۔ یہ ایک بہت بڑا عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ہم یہ عہد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو انصار اللہ ہیں اگر انہوں نے اپنے اس عہد کو نہ نبھایا، اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے وہ بھرپور کوشش نہ کی جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی کیونکہ انہوں نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جن بچوں کی جن نوجوانوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے۔ وہ آپ کو الزام دیں گی کہ کیوں ہماری تربیت نہیں کی۔ اس لئے یہ یاد رکھیں کہ عہد جو آپ نے کیا ہے اس کو نبھانا آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں انصار اللہ کا لفظ آیا ہے اور ہر جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ آپ کے ماننے والوں سے آپ نے پوچھا کہ "من انصاری الی اللّٰہ" کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے۔ تو حواریوں نے یہی جواب دیا "نحن انصار اللّٰہ" کہ ہم ہیں وہ انصار وہ مددگار جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ کے مددگار ہوں گے۔ یہ ایک عہد تھا جو انہوں نے کیا اور نبھانے کی کوششیں کی اور یہی عہد آپ بھی کر رہے ہیں۔ آپ کو نام دیا گیا ہے انصار اللہ کا۔ صرف نام دینا کافی نہیں ہے ہر وقت یہ یاد رکھیں کہ دین حق کی روح کیا ہے۔ دین کے اندر وہ کیا کیا گہری باتیں ہیں جن کا ہم نے خیال رکھنا ہے جن کا ہمیں ہر وقت احساس ہونا چاہئے۔ حواری کا مطلب کیا ہے؟ حواری کا مطلب ہے جو کپڑے دھو کر صاف کرے، ایسا شخص حواری کہلاتا ہے جو دھلائی کرنے والا ہو۔ کپڑوں کی دھلائی کرکے ان کو صاف کر دینے والا ہو۔ پھر حواری کا مطلب ہے ایسا شخص جو احسانوں سے آزمایا جائے اور ان میں سے کامیاب ہو کر نکلے، کبھی کمزوری دکھانے والا نہ ہو۔ پھر حواری ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کے کردار میں کوئی ملونی اور ملاوٹ نہ ہو ایسا پاک صاف کردار ہو کہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر رہا ہے۔ اب آپ دیکھیں گہرائی میں جا کر تو کتنی بڑی ذمہ واری ہے جو انصار اللہ پر پڑتی ہے۔ جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم انصار اللہ ہیں۔ پھر حواری اس کو کہتے ہیں کہ جس کے مشورے اور عمل ایمانداری اور وفا کے ساتھ ہوں۔ پھر حواری کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا، وفادار دوست اور مددگار۔ پھر حواری کے ایک معنی یہ ہیں نبی کا خاص چنیدہ اور وفادار۔

حضور انور نے فرمایا اب یہ سارے مطلب آپ دیکھیں تو ایسے ہیں جو ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتے ہیں اور ان رشتوں سے، ان تعلقات سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ اپنا حق نبھانے کی کوشش کریں گے۔ کپڑے صاف کرکے دھونا۔ دھونا کسی کو صاف کرنے کے لئے، اس سے ایک ذمہ داری یہ بھی آپ پر پڑی کہ اپنے دلوں کو بھی دھونا ہے اور دوسروں کے دلوں کو بھی دھونا ہے۔

آج کل کی دنیا میں اور ان ملکوں میں ہزاروں آزمائشیں آپ کے رستہ میں ہوں گی۔ آپ کے کام ہیں۔ آپ کی مصروفیات ہیں۔ لیکن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے تبھی آپ انصار اللہ کہلائیں گے۔ تبھی آپ وہ حواری کہلائیں گے۔ جنہوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا کردار ایسا ہو جس میں کوئی ملونی اور ملاوٹ نہ ہو جو کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ عمل کچھ اور ہوں اور کہہ کچھ اور رہے ہوں۔ بیت میں آئیں تو اور رویے ہوں، باہر جائیں تو اور رویے ہوں۔ کہنے کو احمدی ہوں اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف بے رغبتی ہو۔ انصار اللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ویسے ہی خیال آجانا چاہئے کہ ہماری عمر گھٹ رہی ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ عمر بڑھ رہی ہے۔ لیکن جیسے جیسے عمر بڑھ رہی ہے۔ اصل میں تو آپ کی عمر میں کمی آتی جارہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ نظم جو ابھی پڑھی گئی ہے اس میں یہی توجہ دلائی ہے حضرت مسیح موعود نے کہ دنیا تو ایک عارضی ٹھکانہ ہے آخر کو مرنا ہے اور جب مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے اور یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں جواب دہی ہونی ہے تو اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایسا حواری ہو جو مشورے دے تو پوری ایمانداری سے دے۔ آپ میں سے عہدیدار بھی ہیں۔ آپ میں سے عام احمدی بھی ہیں جو عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ آپ جب بھی اپنے عہدیدار کو منتخب کریں تو ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو آپ کے نزدیک ایماندار رائے رکھتے ہوئے، انتہائی قابل اعتماد شخص اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے اور خدمت کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اسی طرح جو عہدیدار ہیں جب وہ منتخب ہو جاتے ہیں تو ان کا کام یہ ہے کہ اب ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو تبھی آپ وفادار کہلائیں گے۔ تبھی آپ خالص مددگار کہلائیں گے۔ صرف انصار اللہ کا نعرہ لگا دینا۔ یا انصار اللہ کا لیبل اپنے ساتھ لگا لینا یا نحن انصار اللّٰہ کہہ دینا کافی نہیں ہوگا۔ پس ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک اللہ تعالیٰ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کو تو مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جو سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ بغیر کبھی کسی مدد کے بھی خود براہ راست مدد کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ بندوں کو دے رہا ہے کہ کون ہے تم میں سے جو وفادار ہو کر، جو سچا ہو کر، جو پوری طرح تیار ہو کر، دنیا کی تمام خواہشوں کو دور رکھتے ہوئے، خالص ہو کر میرے دین کی مدد کے لئے آئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ اس بارے میں وضاحت کرتے ہوئے کہ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے، شریعت نے جو بھی ذرائع، وسائل ہیں ان سے منع نہیں کیا۔ ان کو ضرور استعمال کرنا چاہئے اور فرمایا سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب میں نہیں ہے۔ دعا بھی تو سبب بنایا ہے نا۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے، یا اسباب دعا نہیں، تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ جب انسان ذرائع کی تلاش کرتا ہے تو وہ بھی ایک دعا بن جاتی ہے اور پھر فرمایا کہ دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کے ایک چشمہ ہے۔ دعا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگرچہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی صورت میں ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ من انصاری الی اللّٰہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان کے من انصاری الیٰ اللہ کہنے میں بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعائت اسباب سے سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ انا لننصر رسلنا (۔) یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔

فرمایا آپ نے کہ میں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکے۔ پس یہاں یہ فرمایا کہ نبیوں کو مدد کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ خود مدد کر سکتا ہے اور ان نبیوں کو یوں یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو کھڑا کیا ہے تو ضرور مدد کیا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ سو جب غالب آئیں گے یہ تو نہیں فرمایا کہ فلاں فلاں مدد کرے گا تو غالب آئیں گے۔ اللہ نے اپنی مدد کے ساتھ یہ اعلان کروایا ہے کہ میں یہ اعلان کروں کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی یہ الہام ہوا، کئی دفعہ ہوا تو احمدیت نے ہی پھیلنا ہے اور دین حق نے ہی پھیلنا ہے اور یہ تو غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو انصار اللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جو اس غلبے میں شامل ہو جائیں گے۔

فرمایا۔ نبی اگر مدد کے لئے کہتے ہیں تو تمہارے بھلے کے لئے کہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مدد کے لئے بلاتا ہے۔ تو تمہارے بھلے کے لئے بلاتا ہے۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھو۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ اشاعت دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ مدد کیوں چاہتے ہیں۔ اسی لئے چاہتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دلوں میں پیدا ہو جائے۔ ان کا یہ فرض ہے انبیاء کا کہ لوگوں کی اصلاح ہو، ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ ان کے دلوں میں خشیت پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی عظمت پیدا ہو اور وہ وہ کام کریں جو خدا تعالیٰ انبیاء سے چاہتا ہے کہ وہ بھی کریں۔

خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجتا ہے خدا تعالیٰ انبیاء کو اپنی وحدانیت قائم کرنے کے لئے بھیجتا ہے، خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں انسانوں کو اپنے قریب لانے کے لئے بھیجتا ہے۔ پس اگر انبیاء کے سپرد یہ کام ہے تو یہی کام جب انصار اللہ کے سپرد ہوتا ہے، انبیاء کے مددگاروں کے سپرد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دنیا میں قائم کریں اور وہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک خود اپنے دلوں میں قائم نہ ہو۔ جب تک خود وہ اسوۂ رسول ﷺ پر چلنے والے نہ ہوں۔ ان کے عمل اسی وقت تک بارآور نہیں ہو سکتے جب تک خود ان کے ہر قول و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو، دعوت الی اللہ اس وقت تک بارآور نہیں ہو سکتی جب ان سے قول

وفعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو۔ پس یہ چیزیں ہیں۔ یہ حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ بیدار کرنے کے لئے انبیاء کو کہتا ہے کہ لوگوں کو بلاؤ۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنا قرب عطا کرے۔ ان کو بخشے اور ان کو اس دنیا میں بھی اپنے پیار سے نوازے اور آخرت میں بھی ان کے درجات بلند کرے۔

پس انصاراللہ کا یہ کام ہے کہ نیکیوں میں بڑھیں۔ اپنا تعلق خداتعالیٰ سے پیدا کریں۔ تقویٰ میں ترقی کریں اور صرف انصاراللہ ہی نہیں ہر شخص، ہر احمدی جس نے یہ عہد کیا ہے، نوجوان بھی بیٹھے ہوئے ہیں میرے سامنے وہ بھی میرے مخاطب ہیں اور یہی چیز ہے جو اس زمانے میں اپنے عہدوں کو پورا کرنے والی ہر ایک کو بنائے گی۔ یہی چیز ہے جو انصاراللہ بننے کی طرف نئے نئے راستے آپ کو دکھائے گی کہ انصاراللہ چیز کیا ہے اور کس طرح ہم نے اپنے معیار اونچے کرتے چلے جانا ہے کیونکہ بغیر نیکی اور تقویٰ کے حقیقی انصاراللہ کہلانے والے ہو ہی نہیں سکتے۔

پس ہمیشہ جب آپ یہ چیز اپنے سامنے رکھیں گے کہ انصاراللہ ہمارا نام رکھا گیا ہے تو اس کی طرف ہم نے توجہ کرنی ہے۔ اپنے اعمال کے جائزے لیں گے۔ اپنی عبادتوں کے جائزے لیں گے۔ اپنے اخلاق کے جائزے لیں گے تبھی اس کام کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ جس کی طرف اس زمانے میں حضرت مسیح موعود ہمیں لے جانا چاہتے ہیں اور ہمیں وہ مقام دلوانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ دین حق میں انصار کا لفظ استعمال ہوا ان لوگوں کے لئے جو مدینہ کے رہنے والے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو وہ انصار تھے۔ جنہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور آپؐ کے ساتھ ماننے والے مہاجرین بھی شامل تھے اور ان کے معیار کیا تھے۔ قربانیوں کے ان کے معیار کیا تھے عبادتوں کے ان کے معیار کیا تھے تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اردگرد انہوں نے گھیرا ڈال لیا۔ صرف آنحضرت ﷺ کے گرد نہیں بلکہ جو دوسرے ان کے بھائی تھے۔ جو مہاجرین ہجرت کر کے آئے تھے ان کے بھی حق ادا کئے کہاں تک حق ادا کئے۔ وہ غریب جو لٹے پٹے آئے تھے ان کو اپنی جائیدادوں کا حصہ دار بنا دیا۔ لیکن مہاجرین کا بھی اپنا مقام تھا انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری مدد چاہتے ہیں، جائیدادیں نہیں لینا چاہتے۔ پھر بعض انصار نے تو یہ قربانیاں دیں کہ اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دینے پر تیار ہو گئے کہ تم اس سے شادی کر لو۔ تمہاری بیوی نہیں ہے۔ تو ان کے قربانیوں کے معیار بلند تھے اور اس کو مضبوط تر کرتا چلا جانا چاہتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی کو اپنے ان معیاروں کو بھی دیکھنا چاہئے کہ اس میں کس حد تک اپنے بھائیوں کے لئے قربانی کا جذبہ ہے۔ صرف اپنے نفس کا خیال نہ ہو بلکہ دوسروں کا بھی خیال ہو۔ صرف اپنی ہی نہ پڑی رہے بلکہ دوسرے کا بھی خیال رکھنے والے ہوں اور آپس میں جب ایک دوسرے کے خیال رکھنے کا احساس پیدا ہوگا تو پھر رحماء بینھم کی کیفیت بھی سامنے آئے گی آپس میں محبت اور پیار بڑھے گا۔ جماعت میں یکسانیت پیدا ہوگی۔ یگانگت پیدا ہوگی۔ محبت پیدا ہو گی۔ بھائی چارہ پیدا ہوگا اور پھر جب یہ چیز ہوگی تو جہاں آپ کا اپنا تعلق خداتعالیٰ سے بڑھے گا وہاں اس ایک ہونے کی وجہ سے جماعت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور پھر جماعت کا ترقی کی طرف قدم بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا۔ پھر صرف یہ قربانیاں نہیں بلکہ جنگ جب ہوئی جب آنحضرت ﷺ نے سوال کیا صحابہ سے کہ دشمن حملہ کرنے لگا ہے کیا رائے ہے تمہاری، جب آپؐ نے بار بار پوچھا تو انصار کو خیال آیا کہ ہم سے پوچھا جا رہا ہے کہ تمہاری کیا رائے ہے تو انصار نے جواب دیا کہ جب تک ہمیں پوری طرح فہم وادراک نہیں تھا اسلام کا اور آپ کے مقام کی پہچان نہیں تھی تب ہم نے کہا تھا کہ ہم ان شرطوں کے ساتھ آپ کی حفاظت کریں گے۔ لیکن آج جب ہمیں پوری طرح فہم وادراک حاصل ہو گیا ہم وہ لوگ ہیں جو آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے۔ آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے، آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو یہ وہ مقام ہے جو انصاراللہ نے پایا اس زمانے میں اور یہ وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ بلکہ انصار کے وہ بچے جوان کے ساتھ جنگ میں شامل ہوئے بالغ اور صاحب فراست انصار نہیں تھے ان میں بھی ایسے بچے تھے جیسے معوذ اور معاذ کی مثال دی جاتی ہے جنہوں نے اپنی جان قربان کر دی اور دشمن اسلام کو قتل کر کے رکھ دیا ابوجہل کو زمین میں خاک وخون میں لٹا دیا۔ تو یہ روح جب تک پیدا نہیں ہوتی بڑوں میں، اس وقت تک بچوں میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ ان بچوں نے بھی تو بڑوں سے ہی سنا تھا کہ کون ہے وہ اسلام کا دشمن، کون ہے وہ آنحضرت ﷺ کا دشمن جس نے اس حد تک آپ کو تکلیفیں دیں۔ ہم ہوں گے اس کو قتل کرنے والے اور اس کو خاک آلود کرنے والے تو یہ جذبہ جب تک آپ لوگوں میں پیدا نہیں ہوگا۔ آپ اس جذبے کو آگے اپنے بچوں اور اولادوں میں پیدا نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس اس روح کو سمجھیں۔ آپ نے مسیح موعود کے ساتھ ایک عہد کیا۔ مسیح موسوی کے حواریوں نے تو عہد نبھایا تھا۔ اب آپ کا فرض ہے۔ اس زمانے میں اب آپ نے وہ عہد نبھانا ہے اور اس وقت ان ملکوں میں رہنے والے خاص طور پر، یہاں تلوار اور توپ کی جنگ تو نہیں ہے یا کسی قسم کا خوف اور جان کا خطرہ نہیں ہے جس طرح پاکستان میں یا دوسری جگہوں پر ہے۔ تو جو آپ سے توقع کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ اس عہد کو نبھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کریں۔ اپنے اخلاق کے معیار بلند کریں، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ صرف پیسے کی دوڑ کی طرف نہ لگے رہیں۔ دعوت الی اللہ جو آپ کے سپرد کام ہے اس کو ادا کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس سے اچھا کام کونسا ہو سکتا ہے جو دعوت الی اللہ کرے۔ اس کی طرف دیکھیں آپ کے کیا پروگرام ہیں Mature ذہنیت کے حامل ہیں آپ لوگ چالیس سال سے اوپر کے لوگ ہیں جن کی سوچیں بھی اچھی ہوں گی جن کے علم میں کافی حد تک پختگی آگئی ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ اپنا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اس ملک میں بھی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ دعوت الی اللہ کے راستے مزید کھل سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دعوت الی اللہ کے ساتھ عمل صالح کی طرف بھی توجہ ہو۔ اپنے عمل تمہارے اچھے ہوں گے۔ نیکیوں کی طرف توجہ ہوگی تو تمہاری دعوت الی اللہ بھی بارآور ہوگی۔ پھلدار ہوگی۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے دعوت الی اللہ کے میدان بھی مزید کھولیں۔ جہاں آپ اپنی تربیت کریں اپنے بچوں کی تربیت کریں وہاں اس پیغام کو جو اس زمانے میں آپ نے پہنچانے کا عہد کیا ہے اور 27 مئی کو اس عہد کا اعادہ کیا ہے، تجدید کی ہے اس کو آپ نے پورا کرنا ہے اور بہت سارے لوگ مجھے خط لکھ دیتے ہیں ہم نے عہد کیا اور ہمارے جذبات میں ایک عجیب تبدیلی آ گئی۔ صرف وقتی طور پر تبدیلی آنا کام نہیں ہے۔ اس تبدیلی کو مستقل اپنے ذہنوں میں بٹھانا کام ہے اور پھر صرف بٹھانا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی کام ہے پس اس لحاظ سے ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور خداتعالیٰ کو حاضر وناظر جانتے ہوئے لی ہے۔ اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا۔ دعوت الی اللہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ بیوت کی تعمیر ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اگر کہیں جماعت کو متعارف کروانا ہو، دین حق کو متعارف کروانا ہو، خود مومنوں کو آرگنائز کرنا ہو تو بیت تعمیر کر دو۔ بیلجیئم ان ملکوں میں سے ہے جہاں ابھی تک باقاعدہ کوئی بیت نہیں۔ سنٹر بے شک ہیں بڑی مالی قربانیاں کی ہیں سنٹرز خریدے گئے۔ برسلز میں خریدا گیا اور جگہ بھی ہیں اور تربیت کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے آپ کرتے ہیں۔ لیکن دینی میدان میں جو ہے وہ بغیر بیوت کی تعمیر کے لوگوں کی اس طرف توجہ ہونے میں ایک بہت بڑی روک بن جاتا ہے کیونکہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ...... ان ملکوں میں بہت سارے آئے ہیں بیت کو دیکھتے ہیں۔ اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور انصاراللہ جو چالیس سال کی عمر کے ہیں اور اس سے اوپر ہیں۔ یہ ایک ایسا عمر کا گروپ ہے۔ Age Group جسے کہتے ہیں انگریزی میں، یہ جو حصہ ہے، اس گروپ کے جو لوگ ہیں ان میں عموماً آمدنی کے لحاظ سے بھی اچھے حالات ہوتے ہیں۔ اس لئے مالی قربانی کی طرف انصاراللہ کو زیادہ توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیت سے اس حد تک تعارف پیدا ہوتا ہے۔ فرانس میں، میں ابھی بیت کا افتتاح کر کے آیا ہوں، وہاں لوگ احمدی جو تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہماری بیت کا اتنا تعارف ہو گا۔ نیشنل ٹی وی نے اخباروں نے اور میڈیا نے جتنی کوریج دی ہے اس کو، وہ کروڑوں تک بھی خرچ کرتے تو شاید دعوت الی اللہ وہاں تک نہ پہنچ سکتی۔ جس طرح اس بیت کی تعمیر سے پہنچ گئی۔ پھر برلن بیت کی تعمیر ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ یورونیوز Euro News نے کافی وقت کی خبر دی ہے۔ یہاں فرنچ میں، جرمنی میں اور انگلش میں خبریں آئی ہیں۔ تو احمدیت کی اشاعت ہوئی اور اس سے لوگوں کو تعارف حاصل ہوا۔ ابھی جرمنی میں ہی تھا کہ ایک بوڑھی مائی برلن کی آئی کہ میں نے خلیفہ کو ملنا ہے۔ خلیفہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس سے پوچھا گیا کیسے پتہ لگا تو کہنے لگی میں نے TV پر دیکھا، اخبار میں پڑھا تو مجھے شوق پیدا ہوا میں خود جا کر دیکھوں۔ تو اسی طرح اور لوگ بھی آئے بیت دیکھنے کے لئے، اسی اخباروں کے تعارف کی وجہ سے اور دعوت الی اللہ کے لئے راستے بھی کھلے۔ بیعتیں بھی ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ تو بیت جو ہے ایک بہت بڑا راستہ ہے دعوت الی اللہ کا اس کے لئے بھی سب سے پہلے وہ لوگ جن کی سوچیں Mature ہیں جنہوں نے انصاراللہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ان لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ صرف اس میں ایک دوسرے پر الزام تراشیوں سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کام نہیں کر رہا یا وہ کام نہیں کر رہا۔ اس کے نتیجے حاصل نہیں ہو سکتے۔ سب کو اکٹھا ہو کر اپنے رخوں اور اپنی سمتوں کا تعین کرنا ہوگا۔ اپنی منزلوں کا تعین کرنا ہوگا۔ اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے۔ تب اس میں برکت بھی پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ یہاں بھی اس قابل ہوں گے کہ یہاں بیت تعمیر کر سکیں۔ یہاں بے شک میں نے کہا کہ تربیت کے لئے سنٹر ہیں لیکن جہاں بیوت ہماری نہیں ہیں یہی رپورٹ آتی ہے کہ جو احمدی ہوتے ہیں۔ شروع میں کمزور ہوتے ہیں۔ ابتدائی حالت ہوتی ہے۔ دوسرے ان کو ورغلا کر لے جاتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے تو بیت نہیں بنائی یہ تو مومن نہیں ہیں۔ سنٹر بنائے ہیں۔ ہال بنائے ہیں۔ کمرہ بنایا ہوا ہے۔ جہاں یہ نماز پڑھتے ہیں یہ اصل میں دکھاوے کی باتیں ہیں اگر یہ مومن ہوتے تو سب سے پہلے بیت بناتے اور یہ بہت بڑی روک ہے دعوت الی اللہ میں۔ اس لئے اس طرف اب بہرحال توجہ کرنی چاہئے اور اسی حوالے سے اب میں اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ قربانیاں بے شک آپ نے کی ہیں اور کر رہے ہیں، جہاں تک میرا علم ہے کچھ رقم آپ کے پاس موجود بھی ہے لیکن بیت بنانے کے لئے نہ جگہ مل سکی ہے۔ اس لئے ...... جو سب کی مل کر جو کوشش صحیح رنگ میں ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی۔ اگر آپ ایک ہو کر کوشش کریں تو انشاء اللہ اس میں برکت بھی پڑ

جائے گی اور جو رقم آپ نے جمع کی ہے اس کا صحیح استعمال بھی ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کرے کہ یہاں بھی بیت بنانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح آپ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی تربیت کے لئے بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو۔ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو اور سب سے بڑھ کر دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں آپ بڑھنے والے ہوں۔ تبھی آپ حقیقی رنگ میں انصار اللہ کہلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں بھی احمدیت کا پیغام جلد سے جلد پھیلے اور ہم وہ ترقیاں دیکھیں جو مقدر ہیں اور جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

حضور انور نے فرمایا۔ جماعت کی خاصی تعداد یہاں موجود ہے جو میں نے انصار اللہ سے باتیں کی ہیں وہ سب کے لئے ہیں۔ اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور اللہ کرے کہ جلد سے جلد ہم یہاں ترقیاں دیکھیں اور جلد سے جلد آپ کی طرف سے مجھے خوشخبریوں کی اطلاع ملنے لگ جائے۔ اللہ کرے۔ آمین۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد انصار کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ جس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ لجنہ کی مارکی میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے اور مردانہ حصہ کی طرف بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جو چھوٹے، کم عمر بچوں والی خواتین کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو بھی ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں تشریف لے آئے۔

جماعت کے نوجوان بچوں نے ایک "VIP Reception Package" تیار کیا تھا جس میں مقامی زبان میں دین حق کے بارہ میں اور جماعت کے تعارف پر مشتمل مختلف پمفلٹس وغیرہ تھے ایک نوجوان رضوان احمد نے یہ Package حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے تیار کیا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ہم نے مل کر تیار کیا ہے۔ موصوف نے درخواست کی کہ حضور انور اس پر دستخط فرما دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس پر دستخط فرمائے۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ بیلجیئم، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی کی ڈیوٹی دینے والے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ ملک بھر کی تمام جماعتوں اور مجالس کے آنے والے احباب جماعت انصار، خدام، لجنہ اور اطفال و ناصرات نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں فرانس، جرمنی، یوکے اور بعض دیگر یورپی ممالک سے آنے والے مہمان بھی موجود تھے ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

لندن کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق اب بیلجیئم سے لندن (یو۔کے) کے لئے روانگی تھی۔ دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ برسلز مشن ہاؤس سے فرانس کی بندرگاہ Calais (Port) کے لئے روانہ ہوا۔ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ہر طرف سے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے سبھی عشاق کے ہاتھ بلند تھے اور فی امان اللہ اور خدا حافظ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں امیر صاحب بیلجیئم، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیلجیئم، اور خدام کی سیکورٹی ٹیم پر مشتمل دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد چار بجے سہ پہر Calais بندرگاہ پر آمد ہوئی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور امیر صاحب بیلجیئم اور بیلجیئم سے ساتھ آنے والے دوسرے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

امیگریشن کی کارروائی اور کلیئرنس کے بعد گاڑیاں Calais فیری ٹرمینل کی پارکنگ میں پہنچیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنے خدام سے گفتگو فرمائی۔

پونے پانچ بجے گاڑیاں "Pride of burgandi" نامی فیری میں داخل ہوئیں اور پانچ بجکر دس منٹ پر فیری انگلستان کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد انگلستان کے مقامی وقت کے مطابق شام چھ بجے فیری Dover کی بندرگاہ پر پہنچی۔ انگلستان اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فیری سے باہر تشریف لائے تو ٹرمینل کی عمارت کے سامنے مکرم امیر صاحب یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو۔کے، مکرم صدر صاحب انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور کچھ دیر امیر صاحب یو۔کے سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں قافلہ Dover سے بیت فضل لندن کے لئے روانہ ہوا۔ Dover سے لندن کا فاصلہ 109 میل ہے۔ شام آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بیت الفضل کے احاطہ میں مرد و خواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا بچے اور بچیاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے اھلاً وسھلاً ومرحبا، یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی اور دیگر استقبالیہ نغمات پڑھ رہے تھے بیت کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک بچے اور بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بچوں اور بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور پھر اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور مرد احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل میں تشریف لا کر نماز عشاء پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تاریخی سفر میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ جن احباب کو حضور انور کی معیت کی سعادت عطا ہوئی۔ ان میں مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم بشیر احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب (شعبہ ریویو آف ریلیجنز) مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت، محمود احمد خان صاحب، عملہ حفاظت، ناصر سعید صاحب عملہ حفاظت، نصیر الدین ہمایوں صاحب عملہ حفاظت، خواجہ عبدالقدوس صاحب عملہ حفاظت، عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن شامل ہیں۔ نیز ڈاکٹر عبدالمومن برہان صاحب اور ندیم احمد امینی صاحب کو قافلہ کی دو گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔

دین کو نہیں چھوڑا

حضرت عبدالرحیم صاحب شرما سابق کشن لعل ہندو مذہب سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ ریاست پٹیالیہ میں داروغہ چنگی یعنی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ جب قادیان منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو دس روپے ماہوار کی پیشکش کو منظور کرلیا۔ اس میں سے بھی پانچ روپے اپنی ہندو والدہ کو بھیج دیتے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ میں پانچ روپے میں خود گزارہ کرلوں گا اور اگر اس سے بھی کم میں میرا گزارہ ممکن ہوا تو اس سے بھی کم لینے کو تیار ہوں۔ جب یہ احمدی ہوگئے تو والدہ ان کو دیکھ کر روتی رہتی اور اس قدر روتی کہ گھگھی بندھ جاتی اور دور دور تک ان کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 61-64)

لیکن دین کی طرف بڑھنے والے قدموں کو کوئی چیز نہ روک سکی۔

غزل

ڈوب رہا ہے دل یہ پاگل اشکوں میں
بھیگ رہا ہے آس کا آنچل اشکوں میں

برکھا بھی شرمائے اب تو ساون سے
ٹوٹ گیا ساون کا بادل اشکوں میں

دید کی پیاسی روحیں تو ہیں برسوں سے
ڈوب چلا ہے جسم کا ساحل اشکوں میں

ہجر زدوں کی پیاس نہ بجھنے والی ہے
دل کا خون بھی ہوگیا شامل اشکوں میں

صبر کا دامن تھام کہ یہ محمودؔ نہ ہو
کھو بیٹھیں نہ عمر کا حاصل اشکوں میں

محمود انور

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 93251 میں جاوید اختر

ولد چوہدری محمد افضل قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جاوید اختر۔ گواہ شد نمبر 1 سید بشارت احمد وصیت نمبر 26995۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا وسیم احمد

مسل نمبر 93252 میں زین السلام رشید

ولد رشید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زین السلام رشید۔ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود وصیت نمبر 33471

مسل نمبر 93253 میں مبشرہ ارشد

بنت محمد ارشد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبشرہ ارشد۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد چوہدری

مسل نمبر 93254 میں ناصر احمد

ولد قائم دین قوم بھٹی پیشہ کارپینٹر عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 5 مرلہ مکان۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کارپینٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد چوہدری۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری نذیر احمد

مسل نمبر 93255 میں فاخرہ عقیلہ

زوجہ ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/10000 روپے (2) طلائی زیور 440-63 گرام مالیتی -/130127 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فاخرہ عقیلہ۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد چوہدری

مسل نمبر 93256 میں عزیز اختر

زوجہ امان اللہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-10-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی اڑھائی ایکڑ واقع چک نمبر 152 شمالی سرگودھا (2) طلائی انگوٹھی مالیتی -/9000 روپے (3) حق مہر اداشدہ -/25000 روپے اس وقت مجھے بصورت ٹھیکہ مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عزیز اختر۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ احمد خان جوئیہ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ارشد

مسل نمبر 93257 میں عطاء الحئی طاہر

ولد امان اللہ جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عطاء الحئی طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد امین صادق۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ارشد

مسل نمبر 93258 میں بلال احمد

ولد محمد نواز قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ھُدیٰ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-9-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد بھلر گواہ شد نمبر 2 عمران رشید

مسل نمبر 93259 میں محمد رضوان شہزاد

ولد عبدالغفار قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ھُدیٰ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-9-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد رضوان شہزاد۔ گواہ شد نمبر 1 الطاف احمد اٹھوال۔ گواہ شد نمبر 2 عمران رشید

مسل نمبر 93260 میں نعیم احمد

ولد محمد اسماعیل قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 19 مرلہ رہائشی مکان مالیتی اندازاً -/6500000 روپے واقع گوجرانوالہ (2) 10 مرلہ مکان واقع دارالیمن شرقی ربوہ مالیتی اندازاً -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 محمد سلیمان نعیم

مسل نمبر 93261 میں شاہدہ شاہد

ولد شاہد مقبول قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً -/220000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 52596 گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 93262 میں ارم شاہد

بنت شاہد مقبول قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی اندازاً -/11000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ارم شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر

مسل نمبر 93263 میں باسم احمد

ولد بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ باسم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر 93264 میں شمیم ارشد

زوجہ محمد ارشد قوم لوہار پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے مالیتی اندازاً -/88000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمیم ارشد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر 93265 میں صائمہ عامر

زوجہ عامر منظور قوم قیصرانی پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے

1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 11 تولے مالیتی اندازاً -/242000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ عامر۔ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد۔ گواہ شد نمبر2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر 93266 میں ثناء زرجان

زوجہ حکیم زرجان قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 15 تولے 9 ماشے اندازاً مالیتی -/333460 روپے (2) حق مہر اداشدہ بصورت زیور -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثناء زرجان۔ گواہ شد نمبر1 محمود جان وصیت نمبر 33010۔ گواہ شد نمبر2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 93267 میں سلمیٰ بٹ

بیوہ عبدالباسط بٹ (مرحوم) قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت...... ساکن چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً -/210000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/1000 روپے (3) بینک بیلنس -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سلمیٰ بٹ۔ گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم۔ گواہ شد نمبر2 توقیر باسط بٹ وصیت نمبر 32552

مسل نمبر 93268 میں نورین جاوید

بنت جاوید اختر قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندرون کھیالی گیٹ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نورین جاوید۔ گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم۔ گواہ شد نمبر2 اظہر اقبال

مسل نمبر 93269 میں سائرہ خوشی محمد

بنت خوشی محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ خوشی محمد۔ گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم گواہ شد نمبر2 اظہر اقبال وصیت نمبر 73949

مسل نمبر 93270 میں خالدہ ندیم

زوجہ خواجہ ندیم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ساڑھے چار تولے حق مہر اداشدہ بصورت زیور اندازاً -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خالدہ ندیم۔ گواہ شد نمبر1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921۔ گواہ شد نمبر2 خواجہ محمود احمد وصیت نمبر 24753

مسل نمبر 93271 میں قیصر محمود

ولد حکیم بشیر احمد قوم اویس پیشہ حکمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ غازی عباس گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) اڑھائی مرلہ مکان مالیتی -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قیصر محمود۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود وصیت نمبر 35921۔ گواہ شد نمبر2 طاہر جاوید وصیت نمبر 35066

مسل نمبر 93272 میں زینب بی بی

زوجہ قیصر محمود قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ غازی عباس گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زینب بی بی گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 طاہر جاوید

مسل نمبر 93273 میں وقاص احمد

ولد جاوید احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ خالد کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقاص احمد۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر 93274 میں بدر محمود

ولد خالد محمود قوم عباسی قریشی پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کلر آبادی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بدر محمود۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 محمد شہباز

مسل نمبر 93275 میں سمیرا ادریس

زوجہ ادریس احمد جٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کلر آبادی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرا ادریس گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 محمد شہباز

مسل نمبر 93276 میں بشریٰ بی بی

زوجہ مقصود احمد جٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے (3) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً -/33000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ بی بی۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 محمد شہباز

مسل نمبر 93277 میں شکیلہ مقصود

بنت مقصود احمد جٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شکیلہ مقصود۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود گواہ شد نمبر2 طاہر جاوید

مسل نمبر 93278 میں عاصمہ مقصود

بنت مقصود احمد جٹ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ مقصود۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر2 طاہر جاوید

مسل نمبر 93279 میں شمائلہ مقصود

بنت مقصود احمد جٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمائلہ مقصود۔ گواہ شد نمبر1 خالد محمود وصیت نمبر 35921۔ گواہ شد نمبر2 طاہر احمد وصیت نمبر 35066

مسل نمبر 93280 میں مبشر احمد زرگر

ولد سردار محمد زرگر قوم گوندل پیشہ مزدوری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمت پورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا

کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مبشراحمد زرگر۔گواہ شد نمبر1 خالد محمود۔ گواہ شدنمبر2اسدمحمودوصیت نمبر55992

مسل نمبر93281میں نیلم محمود

بنت محمود احمد زرگر قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمت پورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-14میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/400روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔نیلم محمود۔گواہ شد نمبر1 خالد محمود وصیت نمبر35921۔گواہ شدنمبر2 محمد شہباز وصیت نمبر46229

مسل نمبر93282میں طاہر مشتاق

ولد مشتاق احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت/طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-1میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔طاہر مشتاق۔گواہ شد نمبر1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846۔گواہ شدنمبر 2 ناصر کمال ورک وصیت نمبر32049

مسل نمبر93283میں عائشہ صدیقہ

بنت مشتاق احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور1 تولہ اندازاً مالیتی -/22000روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عائشہ صدیقہ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر43182 گواہ شدنمبر2 رشید احمد وصیت نمبر30209

مسل نمبر93284میں زوبیہ نعیم

بنت عبدالنعیم احمد ڈھلوں قوم جٹ ڈھلوں پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر کی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-11میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1500روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ زوبیہ نعیم ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر43182۔گواہ شدنمبر2 رشید احمد وصیت نمبر30209

مسل نمبر93285میں ماھم نعیم

بنت عبدالنعیم احمد ڈھلوں قوم جٹ ڈھلوں پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر کی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-11میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ماھم نعیم ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر43182۔گواہ شدنمبر2 منور احمد ناصر وصیت نمبر32958

مسل نمبر93286میں نصرت فضل

بیوہ فضل احمد (مرحوم) قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاپولر نرسری گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔نصرت فضل۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم۔گواہ شدنمبر2 رشید احمد

مسل نمبر93287میں عابدہ فضل

بنت فضل احمد قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاپولر نرسری گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ08-11-27میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عابدہ فضل ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔گواہ شدنمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر30209

مسل نمبر93288میں ماجدہ فضل

بنت فضل احمد قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاپولر نرسری گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ماجدہ فضل ۔گواہ شد نمبر1 منور احمد ناصر گواہ شدنمبر2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر93289میں عامرہ رشید

زوجہ محمد ارشد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-22میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000روپے(2)طلائی زیور1 تولہ مالیتی اندازاً-/21000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عامرہ رشید۔ گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم ۔گواہ شدنمبر2 محمد ارشد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر93290میں فائزہ اسلم

بنت محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فائزہ اسلم ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم ۔گواہ شدنمبر2 رشید احمد

مسل نمبر93291میں ماجدہ عقیل

زوجہ عقیل احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً-/70000روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند-/100000روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔ماجدہ عقیل ۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔گواہ شدنمبر 2 حفاظت احمد وصیت نمبر31443

مسل نمبر93292میں انوار احمد

ولد محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-21میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ انوار احمد۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم۔گواہ شدنمبر2 رشید احمد

مسل نمبر93293میں نابغہ خالد

بنت مرزا خالد احمد قوم مرزا مغل پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-23میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔نابغہ خالد۔گواہ شد نمبر1 مرزا خالد احمد والد موصیہ۔گواہ شدنمبر2 حکیم عبدالقدیر انجم

مسل نمبر93294میں امامہ تنویر

بنت محمد اسلم تنویر قوم ڈھلو پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گورجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ08-11-24میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔امامہ تنویر۔گواہ شد نمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر43182۔گواہ شدنمبر2 مرزا خالد احمد وصیت نمبر41069

مسل نمبر93295میں رحمت بی بی

زوجہ فیض احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ08-11-20میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً-/45000روپے(2)حق مہر-/250 روپے اداشدہ بصورت زیور۔اس وقت مجھے مبلغ-/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔رحمت بی بی ۔گواہ شدنمبر1 حکیم عبدالقدیر انجم ۔گواہ شد نمبر2 حفاظت احمد

مسل نمبر93296میں تسلیم کوثر

زوجہ محمد حنیف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ08-11-20میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10

حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/16000 روپے اداشدہ بصورت زیور (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/44000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تسلیم کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93297 میں ماہم حنیف

ولد محمد حنیف قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماہم حنیف۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد

مسل نمبر 93298 میں رفعت کریم

بیوہ شیخ عبدالکریم (مرحوم) قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی فتومنڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رفعت کریم۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد

مسل نمبر 93299 میں نادیہ کریم

بنت شیخ عبدالکریم (مرحوم) قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی فتومنڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نادیہ کریم۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93300 میں عطیۃ الکریم

بنت شیخ عبدالکریم (مرحوم) قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی فتومنڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ الکریم۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93301 میں ندا کریم

بنت شیخ عبدالکریم (مرحوم) قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی فتومنڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نِدا کریم۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93302 میں محبوب احمد

ولد مقصود احمد قوم جٹ دھاریوال پیشہ دکاندار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ مالیتی -/1500000 روپے (2) 3 کنال زرعی اراضی بمقام کوٹ مرزاجان مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محبوب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93303 میں قیصرہ تنویر

زوجہ محبوب احمد قوم جٹ دھاریوال پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 6 تولے مالیتی -/132000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قیصرہ تنویر۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 30209

مسل نمبر 93304 میں شوکت ابراہیم

ولد ناصر محمود وڑائچ قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلیل ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شوکت ابراہیم۔ گواہ شد نمبر 1 سید نعمت اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر محمود وڑائچ

مسل نمبر 93305 میں صدف مبشر

زوجہ مبشر احمد مغل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیان کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے (2) طلائی زیور بوزن ساڑھے نو تولے مالیتی -/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صدف مبشر۔ گواہ شد نمبر 1 تحسین احمد کھوکھر وصیت نمبر 38766 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 33209

مسل نمبر 93306 میں فرح احسان

بنت احسان اللہ قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلر آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرح احسان۔ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود وصیت نمبر 35921۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شہباز وصیت نمبر 46229

مسل نمبر 93307 میں بابرہ مبارک

بنت مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بابرہ مبارک۔ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 2 فاتح احمد

مسل نمبر 93308 میں امتہ الباسط

زوجہ قاضی بدر لطیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/50000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام اللہ شاہد۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد

مسل نمبر 93309 میں خلیل احمد

ولد بشیر احمد قوم جٹ پیشہ رکشہ ڈرائیور عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نعمان احمد وصیت نمبر 38042۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب وصیت نمبر 43077

مسل نمبر 93310 میں طیبہ اشرف

بنت محمد اشرف ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ اشرف گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد

مسل نمبر 93311 میں نادیہ منور

بنت منور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد

پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نادیہ منور۔گواہ شدنمبر1 محمداکرام اللہ شاہد۔گواہ شدنمبر2 نذیراحمد

مسل نمبر93312 میں رخسانہ بشیر

ولدبشیراحمدقوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصرشرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ25-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے(2) طلائی زیوربوزن 1/2 تولہ مالیتی-/10000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رخسانہ بشیر۔گواہ شدنمبر1 عمران احمد۔گواہ شدنمبر2 نذیراحمد

مسل نمبر93313 میں ثاقب احمد طاہر

ولدمبشراحمدطاہرقوم...... پیشہ طالب علم عمر14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصروسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ثاقب احمد طاہر۔گواہ شدنمبر1 وسیم احمد شاہد وصیت نمبر39170۔گواہ شدنمبر2 ناصراحمدشہزوصیت نمبر47998

مسل نمبر93314 میں شفقت اللہ جوئیہ

ولدعزیزاللہ جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصروسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شفقت اللہ جوئیہ۔گواہ شدنمبر1 غلام مصطفیٰ۔گواہ شدنمبر2 وسیم احمد شاہدوصیت نمبر39170

مسل نمبر93315 میں ریحانہ افتخار

زوجہ افتخاراحمدچوہدری قوم سندھوپیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ01-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہروصول شدہ -/12000 روپے(2) طلائی زیوربوزن 4 تولے مالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ریحانہ افتخار۔گواہ شدنمبر1 افتخاراحمد چوہدری۔گواہ شدنمبر2 چوہدری نصیراحمد

مسل نمبر93316 میں بشریٰ قمر

زوجہ ثناءاللہ قمرقوم مغل پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریاربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ04-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیوربوزن 10 گرام مالیتی -/20000 روپے(2) حق مہربذمہ خاوند -/3500روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشریٰ قمر۔گواہ شدنمبر1 منصوراحمد۔گواہ شدنمبر2 ثناءاللہ قمر

مسل نمبر93317 میں غزالہ نرگس

بنت ثناءاللہ قمرقوم مغل پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریاربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ04-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔غزالہ نرگس۔گواہ شدنمبر1 منصوراحمد۔گواہ شدنمبر2 ثناءاللہ قمر

مسل نمبر93318 میں حرارؤف

بنت عبدالرؤف سلیمی قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریاربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ01-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حرارؤف۔گواہ شدنمبر1 عبدالرؤف سلیمی۔گواہ شدنمبر2 ریاض احمد

مسل نمبر93319 میں مناہل رشید

ولدکیپٹن ڈاکٹر رشیدالدین قوم سندھوجٹ پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر55/2L اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ06-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مناہل رشید۔گواہ شدنمبر1 کیپٹن ڈاکٹر رشیدالدین۔گواہ شدنمبر2 احمدتوصیف قمر

مسل نمبر93320 میں جری اللہ باجوہ

ولداسداللہ باجوہ(مرحوم) قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر55/2L اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔جری اللہ باجوہ۔گواہ شدنمبر1 احمد توصیف قمر۔گواہ شدنمبر2 محمدمسعود کھوکھر

مسل نمبر93321 میں بشیراں بی بی

زوجہ محمدصادق قوم کلوجٹ پیشہ خانہ داری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھاری وال چک نمبر33 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیوربوزن 2 تولے مالیتی -/45000 روپے(2) حق مہر وصول شدہ-/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشیراں بی بی۔گواہ شدنمبر1 محموداحمد خالد وصیت نمبر30294۔گواہ شدنمبر2 قاسم علی

مسل نمبر93322 میں ثانیہ نورین

بنت محمدانورقوم جٹ پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھاری وال چک نمبر33 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ06-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثانیہ نورین۔گواہ شدنمبر1 رفیق احمد۔گواہ شدنمبر2 منوراحمد گل

مسل نمبر93323 میں محمد اشرف سیال

ولد چوہدری سردارمحمدسیال قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ26-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زمین برقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چک نمبر79 مالیتی -/1500000 روپے (2) رہائشی مکان واقع مالیتی -/800000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/14000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمداشرف سیال۔گواہ شدنمبر1 فرازاحمد سیال۔گواہ شدنمبر2 شاہدمحمود

مسل نمبر93324 میں خادم حسین

ولدمحمددین قوم بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) چارایکڑ زرعی زمین واقع نواں کوٹ مالیتی -/400000 روپے(2) 1عددمکان واقع 79 نواں کوٹ برقبہ 9 مرلہ مالیتی -/150000 روپے(3) 1عددحویلی واقع نواں کوٹ برقبہ 6 مرلے مالیتی -/50000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ-/32000 روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرارکرتا ہوں کہ اپنی جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کواداکرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔خادم حسین۔گواہ شد نمبر1 گلزاراحمدوصیت نمبر37849 گواہ شدنمبر2 داؤداحمد

مسل نمبر93325 میں مظفراحمد

ولدمحمداعجازقوم جٹ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مظفراحمد۔گواہ شد نمبر1 گلزاراحمد۔گواہ شدنمبر2 شاہدمحمود

مسل نمبر93326 میں ذیشان احمد

ولدغلام دین قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ذیشان احمد۔گواہ شدنمبر1 گلزاراحمد۔گواہ شدنمبر2 شاہدمحمود

مسل نمبر93327 میں بشارتہ کوثر

زوجہ نعیم احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخو پورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر کی کل رقم -/100000 روپے (2) وصول شدہ بصورت زیور مالیتی -/50000 روپے (3) بقیہ رقم بذمہ خاوند -/50000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشارتہ کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد وصیت نمبر 37849۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد

مسل نمبر 93328 میں فائزہ ماہ رخ

بنت طارق محمود قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ ماہ رخ۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود بھٹی

مسل نمبر 93329 میں نذیراں بی بی

زوجہ عمر دین قوم جٹ بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1947ء ساکن 79 نواں کوٹ ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/500 روپے (3) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ -/50000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نذیراں بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد وصیت نمبر 37849۔ گواہ شد نمبر 2 محمد دین

مسل نمبر 93330 میں صوبیہ صدف

زوجہ عمران احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ شیخو پورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 12-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 15 تولہ مالیتی -/360000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صوبیہ صدف گواہ شد نمبر 1 راشد منہاس شائق۔ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد

مسل نمبر 93331 میں بشریٰ رشید

زوجہ رشید احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79/R.B نواں کوٹ ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 12 تولہ مالیتی -/250000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ رشید۔ گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف۔ گواہ شد نمبر 2 گلزار محمود وصیت نمبر 47849

مسل نمبر 93332 میں سلیمہ بی بی

زوجہ علی احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ شیخو پورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن دو تولے مالیتی -/50000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/500 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سلیمہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 علی احمد

مسل نمبر 93333 میں شگفتہ پروین

بنت علی احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/37000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شگفتہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 علی احمد۔ گواہ شد نمبر 2 گلزار احمد

مسل نمبر 93334 میں لقمان احمد ناصر

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ شیخو پورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لقمان ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود

مسل نمبر 93335 میں عامر رحیم

ولد عبدالرحیم مغل قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادمان کالونی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 26-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر رحیم۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد قمر وصیت نمبر 43390۔ گواہ شد نمبر 2 اظہر احمد

مسل نمبر 93336 میں نزہت عامر

زوجہ عامر رحیم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادمان کالونی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 26-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 6 تولے مالیتی -/150000 روپے (2) حق مہر -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نزہت عامر۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد قمر وصیت نمبر 43390۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مبارک احمد وصیت نمبر 30534

مسل نمبر 93337 میں انس احمد

ولد چوہدری محمد افضل قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادمان کالونی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انس احمد۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد قمر وصیت نمبر 43390۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مبارک احمد وصیت نمبر 30534

مسل نمبر 93338 میں صائمہ ضیغم

زوجہ چوہدری ضیغم رفیق ساہی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادمان کالونی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100000 روپے (2) زیور بوزن 28 تولے مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ ضیغم۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد قمر وصیت نمبر 43390 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد

مسل نمبر 93339 میں اسلم محمود

ولد مبارک احمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شاہ حسین گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسلم محمود۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد قمر وصیت نمبر 43390۔ گواہ شد نمبر 2 سید جنید اظہر

مسل نمبر 93340 میں عثمان احمد

ولد امتیاز احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ کامل پورہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد ہاشمی

مسل نمبر 93341 میں فوزیہ تنویر

زوجہ تنویر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/24000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ تنویر

گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93342 میں ریحانہ توقیر

زوجہ توقیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/48000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ریحانہ توقیر گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93343 میں ظہیر احمد

ولد مبشر احمد غازی قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93344 میں عائشہ صدیقہ

بنت مبشر احمد غازی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/48000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93345 میں ریاض احمد سندھی

ولد غلام حیدر قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/25000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ریاض احمد سندھی۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93346 میں فراز احمد

ولد محمد ریاض احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 20-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فراز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمر ریاض

مسل نمبر 93347 میں شکر اللہ

ولد حفیظ اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شکر اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93348 میں عارف احمد

ولد ماسٹر افتخار احمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عارف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد گواہ شد نمبر 2 ماسٹر افتخار احمد

مسل نمبر 93349 میں رضوان احمد

ولد عطاء محمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ مکان 1 عدد واقع دھیر کے کلاں مالیتی -/100000 روپے (حصہ داران والدہ اور 6 بہنیں) (2) مشترکہ زرعی زمین برقبہ 3 ایکڑ واقع دھیر کے کلاں مالیتی -/900000 روپے (حصہ دارن والدہ اور 6 بہنیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد غازی

مسل نمبر 93350 میں بشریٰ بی بی

بیوہ محمد شریف (مرحوم) قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/12000 روپے (2) حق مہر -/5000 روپے (3) ترکہ خاوند رہائشی مکان برقبہ 4 مرلے مالیتی -/100000 روپے (حصہ داران میں 4 بیٹے 2 بیٹیاں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد

مسل نمبر 93351 میں خرم شہزاد

ولد شہزاد احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال اچھر کے ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خرم شہزاد۔ گواہ شد نمبر 1 مبارز احمد بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 طارق غنی بھٹی

مسل نمبر 93352 میں نذیر بیگم

بیوہ نصر اللہ خان (مرحوم) قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال اچھر کے ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 02-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے چار تولے مالیتی -/112000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/500 روپے (3) مکان برقبہ 3 مرلہ کا 1/8 حصہ (3) زرعی زمین برقبہ 5 مرلہ کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ...... روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/12000 روپے کا 1/8 حصہ سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نذیر بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر الدین بابر۔ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ

مسل نمبر 93353 میں ذونیرہ گل

بنت نصر اللہ خان (مرحوم) قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال اچھر کے ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 02-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/37000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ذونیرہ گل۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر الدین بابر۔ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد بٹ

مسل نمبر 93354 میں عظمیٰ نورین

بنت ظفر اللہ خان قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 1997ء ساکن شادیوال اچھر کے ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 17-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عظمیٰ نورین۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد بٹ وصیت نمبر 37140۔ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ

مسل نمبر 93355 میں طاہرہ وسیم بٹ

زوجہ وسیم احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال اچھر کے ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 19 گرام 560 ملی گرام مالیتی -/40250 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے (3) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ وسیم بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ

مسل نمبر 93356 میں حلیمہ بی بی

زوجہ محمد اعظم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی

مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 2 تولہ مالیتی -/42000 روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند -/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ + گھر خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حلیمہ بی بی۔گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ۔گواہ شد نمبر 2 نذر محمد

مسل نمبر 93357 میں محمد طاہر احمد

ولد مظفر احمد قوم وینس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 170/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد طاہر احمد۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر۔گواہ شد نمبر 2 مبشر نوید

مسل نمبر 93358 میں شازیہ تبسم

بنت چوہدری ادریس احمد قوم وینس پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 170A/TDA لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/12330 روپے (2) مشترکہ زرعی زمین برقبہ ساڑھے سات ایکڑ مالیتی -/1875000 روپے (حصہ داران 2 بھائی 6 بہنیں اوروالدہ)۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شازیہ تبسم۔گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید گواہ شد نمبر 2 مبشر نوید

مسل نمبر 93359 میں عارف احمد

ولد چوہدری محمد اسماعیل قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 170A/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) نہری زرعی زمین واقع 170/TDA برقبہ 3/1 ایکڑ مالیتی -/750000 روپے(2)بارانی زمین واقع ہیر جگی شرقی برقبہ 1/1 ایکڑ 6 کنال مالیتی -/160000 روپے(3) مشترکہ ٹریکٹر ٹرالی میں ذاتی حصہ -/60000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ عارف احمد ۔گواہ شد نمبر 1 مبشر نوید ۔گواہ شد نمبر 2 محمد یونس جاوید

مسل نمبر 93360 میں نصرت پروین

زوجہ عارف احمد قوم جٹ جھنگل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 170/TDA لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے(2)طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے الامتہ ۔نصرت پروین ۔گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ۔گواہ شد نمبر 2 عارف احمد

مسل نمبر 93361 میں ارشاد احمد

ولد رشید احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 171/TDA لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زمین برقبہ 11 ایکڑ مالیتی -/1140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/42000 روپے سالانہ بصورت ٹھیکہ + زمیندارہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ارشاد احمد۔گواہ شد نمبر 1 رشید احمد۔گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر

مسل نمبر 93362 میں ناصرہ ارشاد

زوجہ ارشاد احمد باجوہ قوم جٹ گل پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور(2) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/30000 روپے (3) دوعدد گائے مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ناصرہ ارشاد۔گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر

مسل نمبر 93363 میں نائلہ ارشاد

بنت ارشاد احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نائلہ ارشاد۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر۔گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد

مسل نمبر 93364 میں عدنان احمد

ولد ناصر احمد قوم چیمہ پیشہ کاشتکاری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی زمین برقبہ 1/1 ایکڑ واقع پناہ کھرل شرقی مالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے سالانہ بصورت ٹھیکہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عدنان احمد۔گواہ شد نمبر 1 عبدالقدوس وصیت نمبر 33730۔گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470

مسل نمبر 93365 میں مقصود احمد

ولد سردار خان قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی بارانی برقبہ ساڑھے تیرہ ایکڑ واقع پناہ کھرل غربی مالیتی -/1687500 روپے(2) زرعی اراضی بارانی برقبہ سترہ ایکڑ واقع پناہ کھرل شرقی مالیتی -/1700000 روپے(3) زرعی اراضی نہری برقبہ 3/1 ایکڑ واقع چک نمبر 171/TDA ضلع لیہ مالیتی -/1200000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/110000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مقصود احمد۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470۔گواہ شد نمبر 2 آصف شوکت

مسل نمبر 93366 میں گلشاد احمد

ولد مقصود احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی بارانی برقبہ 8/1 ایکڑ مالیتی -/1000000 روپے (2) زرعی اراضی بارانی برقبہ 3/1 ایکڑ غیر آباد ڈبہ مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/70000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔گلشاد احمد۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470۔گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد

مسل نمبر 93367 میں خالدہ گلشاد

زوجہ گلشاد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 2 تولے 10 گرام مالیتی -/66000 روپے(2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ خالدہ گلشاد۔گواہ شد نمبر 1 محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470

مسل نمبر 93368 میں طیبہ مقصود

بنت مقصود احمد قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طیبہ مقصود۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470۔گواہ شد نمبر 2 محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233

مسل نمبر 93369 میں وقار احمد

ولد مقصود احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 171/TDA لیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)زرعی رقبہ بارانی برقبہ 8/1 ایکڑ مالیتی -/1000000 روپے (2) زرعی رقبہ بارانی 3/1 ایکڑ غیر آباد ڈبہ مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/70000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ وقار احمد گواہ شد نمبر 1 محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233۔گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم طاہر عثمان احمد صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ابن مکرم ملک منیر احمد صاحب سابق کارکن تحریک جدید کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ صادقہ سوسن صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد ثاقب صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 10 دسمبر 2008ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرم طاہر عثمان احمد صاحب محترم بشیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال و صدر جماعت احمدیہ بلہڑ کے ضلع شیخوپورہ کے پوتے اور حضرت میاں نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ جبکہ محترمہ صادقہ سوسن صاحبہ محترم بشیر احمد صاحب پٹواری سابق صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر کی پوتی اور حضرت چوہدری حسین بخش صاحب مرحوم ٹوبہ ٹیک سنگھ والے رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

بیوت الحمد پرائمری سکول کے خلافت جوبلی پروگرام

بیوت الحمد پرائمری سکول بیوت الحمد کالونی ربوہ میں سال 2008ء کے آغاز ہی سے خلافت جوبلی کے پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔

☆ جنوری میں خلافت جوبلی سائیکل ریس مابین طلباء کلاس چہارم اور پنجم کروائی گئی۔

☆ فروری میں قصیدہ اور خلافت جوبلی دعائیں حفظ کرنے کا مقابلہ ہوا۔

☆ مارچ میں خلافت جوبلی ٹرپ مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے بھیرہ لے جایا گیا اور پھر اسی حوالہ سے مقابلہ مضمون نویسی ہوا۔

☆ اپریل میں نمائش بحوالہ تقریبات خلافت جوبلی منعقد کی گئی۔ اسی ماہ کلاس چہارم کے طلباء کا وقار عمل کروایا گیا۔

☆ ماہ مئی کے آغاز میں کلوا جمیعاً کروایا گیا۔ 27 مئی کی رات سکول کی عمارت پر چراغاں کیا گیا اور 28 مئی کو خلافت جوبلی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔

☆ ستمبر میں کلاس دوئم کے طلباء و طالبات کا کلوا جمیعاً کروایا گیا۔

☆ اکتوبر میں عید ملن پارٹی کروائی گئی۔

☆ نومبر میں سکول کا سوونیئر تیار ہوا۔

☆ دسمبر میں ٹرپ خلافت لائبریری بسلسلہ نمائش کتب لے جایا گیا۔ اسی ماہ سائیکل ریس بھی کروائی گئی۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے دلوں میں خلافت کی محبت پیدا کرے اور خلیفہ وقت سے پختہ تعلق رکھنے والے ہوں۔

(ہیڈ مسٹریس بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ)

داخلہ ٹیسٹ کلاس پریپ

(نظارت تعلیم کے ادارہ جات)

1۔ مریم گرلز ہائی سکول، دارالنصر

2۔ بیوت الحمد پرائمری سکول

3۔ طاہر پرائمری سکول

ان سکولز میں پریپ کلاس میں داخلہ جات کے لئے ٹیسٹ مورخہ 22 فروری 2009ء کو صبح 9 بجے ہو گا۔ واضح ہو کہ ہر سکول کا داخلہ ٹیسٹ اسی سکول میں ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 فروری 2009ء ہے۔ داخلہ کیلئے بچے/بچی کی عمر 31 مارچ 2009ء کو ساڑھے چار سال سے ساڑھے پانچ سال کے درمیان ہو۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ جمع کروانا لازمی ہے۔

برتھ سرٹیفکیٹ یا داخلہ فارم پر کسی قسم کی Over writing یا Cutting قابل قبول نہ ہوگی۔

پراسپکٹس اور داخلہ فارم ان دنوں میں سکولز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

مکرم سعید احمد بٹ صاحب

مانوالہ ضلع فیصل آباد کے خلافت جوبلی پروگرام

مورخہ 27 مئی 2008ء کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور دو بکرے قربان کئے گئے اور تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

اسی دن جلسہ یوم خلافت بھی منعقد کیا گیا جس میں مکرم حکیم محمود احمد صاحب معلم وقف جدید، خاکسار، مکرم عبدالغفار صاحب، مکرم چوہدری منظور احمد صاحب، مکرم زاہد اقبال صاحب اور بعض اطفال و ناصرات نے تقاریر کیں۔ 146 افراد نے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

خلافت جوبلی کوئز فائنلز

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے بابرکت اور تاریخی موقعہ پر ایک کوئز کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس میں اول آنے والے خادم کو 50 ہزار روپے، دوم خادم کو 30 ہزار روپے اور سوم آنے والے خادم کو 20 ہزار روپے بشمول گولڈ میڈل انعام دیا جائے گا۔ اس مقابلے کے نصاب میں دینی معلومات، معلومات خطبات مسرور جلد اول اور تاریخ احمدیت جلد اول جدید ایڈیشن شامل تھے۔ یہ مقابلہ ابتداء میں مجالس کی سطح پر ہوا جس میں 36 اضلاع کی 387 مجالس کے 1442 خدام شامل ہوئے۔ پھر اضلاع اور علاقہ جات کی سطح پر مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ علاقہ جات کی سطح پر ہونے والے مقابلہ جات پرچہ کی صورت میں ہوئے۔ کوارٹر فائنلز کیلئے 42 خدام نے کوالیفائی کیا۔ مورخہ 29، 30 اگست 2008ء کو کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئے۔ 12 خدام نے فائنل کیلئے کوالیفائی کیا فائنل مقابلہ جات مورخہ 30 نومبر 2008ء کو کراچی میں منعقد ہوئے۔

فائنل میں تین راؤنڈ زپر مشتمل دلچسپ مقابلہ دیکھنے میں آیا۔ فائنل کیلئے جدید کمپیوٹر ٹکنیک استعمال کی گئی۔ تمام شرکاء کو کمپیوٹر فراہم کئے گئے نیز کوئز کیلئے ایک سافٹ ویئر بھی تیار کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت شاملین سے پوچھا جانے والا سوال خود کار طریقہ پر سکرین پر ظاہر ہوتا تھا بعد ازاں اس کا درست جواب کمپیوٹر سکرین پر ظاہر ہو جاتا تھا۔

پہلے راؤنڈ کے آغاز پر تمام شرکاء کے سامنے کمپیوٹر سکرین پر ایک سوال ظاہر ہوتا اور سب سے جلد درست جواب دینے والا شریک Bonus Points کے ساتھ ذہانت کی کرسی کا حقدار قرار پاتا جہاں اس سے مزید دس سوالات کئے جاتے اور باری باری یہ سلسلہ تمام شرکاء کے ساتھ دوہرایا جاتا رہا۔ دوسرے راؤنڈ میں پانچ سوالات پوچھے گئے جن کا جواب ہاں یا نہ میں دینا تھا۔ جبکہ تیسرے مرحلہ میں پانچ سوالات پوچھے گئے۔ ہر سوال کے چار Options مقابل کی سکرین پر ظاہر ہوتے۔ ان میں سے صحیح جواب کا انتخاب کرنے کے لئے دو لائف لائنز کا استعمال کیا جاسکتا تھا۔

ایک سخت اور دلچسپ مقابلہ کے بعد ربوہ کے مکرم لقمان احمد صاحب نے اول انعام کے حقدار قرار پائے۔ اسی طرح راجن پور کے مکرم عدنان احمد صاحب دوم اور کراچی کے مکرم شمائل بن طاہر صاحب سوم قرار پائے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مقابلہ میں شریک تمام خدام کو ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشے اور تمام کارکنان جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی اپنے خاص فضلوں سے نسلاً بعد نسلٍ

سٹیل مل کراچی

پاکستان سٹیل، ملک میں اپنی نوعیت کا واحد اور سب سے بڑا ادارہ ہے جو ذیلی منصوبوں سمیت انجینئرنگ کی صنعت کو ایک پائیدار اور مستحکم اساس فراہم کرتا ہے اور اس طرح ملک کی صنعتی ترقی میں نمایاں اور اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان سٹیل مِل، جس کی سالانہ پیداواری استعداد گیارہ لاکھ ٹن ہے اور ضرورت پڑنے پر اس میں بیس لاکھ ٹن سالانہ تک توسیع کی جاسکتی ہے نہ صرف ملک میں اعلیٰ درجہ کے فولاد کی موجودہ مانگ کو پورا کرنے کے قابل ہے بلکہ مانگ میں آئندہ اضافے کو بھی پورا کرسکتا ہے۔

کراچی کے جنوب مشرق میں 40 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع پاکستان سٹیل کے دیو قامت کارخانوں کا سلسلہ جس میں ملازمین کی رہائشی بستی بھی شامل ہے تقریباً 29 مربع میل کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ تقریباً اربوں روپے کی لاگت سے پایۂ تکمیل کو پہنچنے والے اس صنعتی منصوبے کی تعمیر میں 3ء1 ملین مکعب میٹر کنکریٹ استعمال ہوا جبکہ اس میں نصب کی جانے والی مشینوں، اسٹیل اسٹرکچر اور بجلی کے ساز و سامان کا وزن تین لاکھ تیس ہزار میٹرک ٹن ہے۔

پاکستان سٹیل ملز کارپوریشن کو جولائی 1968ء میں ایک نجی ادارے کی حیثیت سے پبلک سیکٹر میں رجسٹر کیا گیا۔ روسی ماہرین کی تیار کردہ جائزہ رپورٹ کی بنیاد پر حکومت پاکستان نے 1969ء میں اس منصوبے کو حتمی طور پر عملی جامہ پہنانے اور فولاد کا ایک مربوط کارخانہ حکومت روس کے مالی اور فنی تعاون سے ساحل سمندر پر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں پاکستان اور روس کی حکومتوں کے درمیان 22 جنوری 1971ء کو ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت روس نے فولاد کے مربوط کارخانے کے قیام کے لئے فنی و مالی امداد دینے کا وعدہ کیا۔

پاکستان سٹیل کا سنگ بنیاد 30 دسمبر 1973ء کو ذوالفقار علی بھٹو نے رکھا۔ اس کے مختلف کارخانوں کی تعمیر و تنصیب کا آغاز 1976ء میں ہوا جو مرحلہ وار پایۂ تکمیل کو پہنچا اور 15 نومبر 1985ء کو اس کارخانے کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

2006ء میں حکومت نے اس کی نجکاری کا فیصلہ کیا مگر سپریم کورٹ نے اسے کینسل کر دیا۔

نوازتا چلا جائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد صاحب کینال پارک سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے شفیق دوست مکرم سید یوسف کمال صاحب ناروے کی بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

بونیر، پولنگ سٹیشن پر خودکش حملہ، 37 افراد ہلاک

این اے 28 ضلع بونیر میں ضمنی انتخابات کے دوران ایک سکول میں پولنگ سٹیشن کے قریب ہونے والے خودکش کار بم حملے میں 37 افراد جاں بحق جبکہ 25 سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شلبا نڈی میں قائم پولنگ سٹیشن کے باہر ایک خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری کار ٹکرا دی جس کے نتیجے میں سکول اور آس پاس کی عمارتوں اور دکانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ دھماکے سے قریبی عمارتیں گر گئیں۔ زیادہ تر ہلاکتیں عمارتوں اور دکانوں کے ملبے تلے دب جانے کی وجہ سے ہوئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں 2 پولیس اہلکار، 6 بچے اور چند خواتین بھی شامل ہیں جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو ڈگر بونیر میں ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ طالبان نے بونیر میں پولنگ کے دوران خودکش حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

میڈیکل ہسٹری سے بریسٹ کینسر کی تشخیص

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ خاندانوں کی میڈیکل ہسٹری سے چھاتی کے سرطان کی تشخیص قبل از وقت کی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں اگر پہلے سے ہی احتیاطی اور طبی اقدامات اٹھا لئے جائیں تو یہ بیماری مکمل طور پر قابو میں آ سکتی ہیں۔ ان اقدامات میں M.R.I ٹیسٹ اور دیگر ٹیسٹ اہم ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعہ کینیڈا میں ایک ہزار 492 خواتین کو قبل از وقت طبی سہولیات فراہم کر کے ان کو چھاتی کے سرطان سے بچایا جا چکا ہے۔ ماہرین نے تجویز کیا ہے کہ جن خواتین کے خاندانوں میں اس مرض کے ایک یا ایک سے زائد کیس پہلے سے موجود ہوں ان کو 50 سال کی عمر سے پہلے ضرور قبل از وقت تشخیص کرا لینی چاہئے۔

سی ٹی سکین، روایتی میڈیکل ٹیسٹوں پر برتری قائم نہ کر سکا

طبی تحقیق کے مطابق امراض قلب کی تشخیص کے لئے جدید سی ٹی سکین ٹیسٹ روایتی میڈیکل ٹیسٹوں پر اپنی برتری قائم نہیں کر سکا۔ طبی ماہرین نے روایتی طریقہ کار کو بہترین قرار دے دیا ہے۔ نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن میں بتایا گیا کہ سی ٹی سکین ٹیسٹوں کے 64 مریضوں کے جب دوبارہ روایتی ٹیسٹ کئے گئے تو بیماری سے متعلق زیادہ جامع معلومات ملیں۔ دونوں میڈیکل طریقہ کار کے تکنیکی پہلوؤں پر طویل بحث کا لب لباب یہ ہے کہ سی ٹی سکین ٹیسٹ مہنگے ہونے کے باوجود بھی مستند حیثیت کے حامل نہیں۔ اس طریقہ کار میں مزید تکنیکی تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔دسمبر

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	5:16

تمباکو کا دھواں بھوک کم کر دیتا ہے

تمباکو نوشی کے عادی والدین کے بچے صحت مند غذا سے محروم رہتے ہیں۔ یہ بات نیو یارک یونیورسٹی سکول آف میڈیسن اور بلیو ہاسپٹل سنٹر کی طرف سے مشترکہ طور پر جاری رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایسے 8817 گھروں جن میں رہنے والوں میں سے کم از کم ایک شخص تمباکو نوشی کا عادی تھا مسلسل تین سال تک نگرانی کی گئی جس کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ سگریٹ اور تمباکو کا دھواں انسانوں میں بھوک کا احساس کم کر دیتا ہے جس کی وجہ سے متاثرہ افراد ضرورت کے مطابق کھانا کھانے میں ناکام رہتے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 1)

7۔ مکرم مجید احمد صاحب دارالصدر شرقی طاہر ربوہ
8۔ مکرم رانا نصیر محمد خاں صاحب لاہور
9۔ مکرم مقبول احمد چوہدری صاحب بہاولنگر
10۔ مکرم اعجاز احمد محمود صاحب دارالسلام لاہور

اللہ تعالیٰ ان سب اراکین کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور تمام شاملین کو علمی ترقیات سے نوازے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں
فی ڈبی 200 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

اعلان داخلہ
آکسفورڈ اکیڈمی میں انگریزی زبان سیکھنے اور مہارت حاصل کرنے کے لئے نئی کلاس میں داخلہ شروع ہے۔ خواہش مند طلباء و طالبات رابطہ کریں۔ اس کے علاوہ IELTS اور B.A انگلش کی تیاری کیلئے بھی کوچنگ کی جا رہی ہے۔
پروفیسر عامر نثار سید: 0334-3172928
ایڈریس 30/21 دارالنصر وسطی ربوہ

FD-10